# از عدالتِ عظمیٰ

## پارسینی (متوفی) بذریعے قانونی نمائندوں

## بنام

## آتمارام ودیگراں

تاریخ فیصلہ: 22 فروری، 1996

[کے راما سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

**وصیت-کی صداقت-باپ کی جائیداد پر دعوی کرنے والی بیٹی-ٹرائل عدالت اور اپیلٹ عدالت نے وصیت کی صداقت کو برقرار رکھتے ہوئے راحت سے انکار کیا-عدالت عالیہ میں سنگل جج نے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ڈگری دے دی-ڈویژن بینچ ٹرائل کورٹ کی ڈگری بحال کر رہا ہے-وصیت کی صداقت-تمام حقائق اور حالات پر غور کرتے ہوئے ٹرائل کورٹ اور اپیلٹ کورٹ نے نتیجہ ریکارڈ کیا- واحد جج حقیقی نتائج کو تبدیل کرنے میں درست نہیں تھا-ڈویژن بنچ نے قانون کے تقاضوں کے اندر سوال کا صحیح جواب دیا تھا-مداخلت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔**

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1608، سال 1979۔

ایل پی اے نمبر 521، سال 1975 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 2.4.79 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے پی۔ایچ۔ پاریکھ کے لیے ای۔آر۔کمار۔

جواب دہندگان کے لیے مس ایس جنانی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل ایل پی اے نمبر 521، سال 1975 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 2 اپریل 1979 کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے۔عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.18 12:31
I attest to the accuracy and
integrity of this document

15اکتوبر1957کو بھگوانا کے ذریعے عمل میں لائی گئی وصیت کی صداقت پر غور کیا ہے۔ بھگوانا کا انتقال 2ستمبر1958کو ہوا۔اپیل کنندہ نے اپنے والد کی جائیداد پر دعوی کیا۔ٹرائل کورٹ اور اپیلٹ کورٹ نے وصیت کو برقرار رکھااور راحت سے انکار کر دیا۔دوسرے سنگل جج نے دوسری اپیل نمبر 451، سال1972میں 16ستمبر1975کے حکم نامے کے ذریعے فیصلے کو کالعدم قرار دیااور ڈگری اجرا کی۔لیٹرز پیٹنٹ اپیل میں ڈویژن بنچ نے مقدمے کو خارج کرتے ہوئے ٹرائل کورٹ کی ڈگری کو بحال کیا۔اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے، حقائق کی تفصیلی تیاری کے بعد، اگرچہ پیچیدہ نوعیت کا ہے، دعوی کیا ہے کہ اپیل کنندہ ضمانتوں کے درمیان پہلے مقدمے میں، اپیل کنندہ فریق نہیں تھا۔ نچلی عدالتوں کو، یہ مؤقف اختیار کرنے کے بعد کہ ضمانت کا کوئی ثبوت نہیں ہے، وصیت کی صداقت میں نہیں جانا چاہیے تھااور اس سلسلے میں کوئی نتیجہ ریکارڈ نہیں کرنا چاہیے تھا۔دوسری صورت میں بھی، نتیجے میں اپیل کنندہ کو پہلے کے مقدمے میں فریق نہیں ملتا ہے۔تاہم،اس مقدمے میں، تسلیم شدہ طور پر، وصیت پیش نہیں کی گئی تھی اور گواہی دینے والوں میں سے ایک کی جانچ نہیں کی گئی تھی۔عدالت عالیہ کے فاضل سنگل جج نے پایا کہ وصیت پر عمل درآمد پر مشکوک حالات کے سائے تھے۔

وصیت کی صداقت کے بارے میں تمام شکوک وشبہات کو دور کرنے کا بوجھ وصیت کے پیش کنندہ پر ہے اور اس لیے ڈویژن بنچ،ٹرائل کورٹ کے ساتھ ساتھ اپیلٹ کورٹ بھی وصیت کو تسلیم کرنے میں درست نہیں تھی۔ریکارڈ پر موجود شواہد اور ڈویژن بنچ اور ٹرائل کورٹ اور اپیلٹ کورٹ کے ذریعے ریکارڈ کیے گئے نتائج کے حوالے سے دلیل پر غور کرنے کے بعد، ہمارا خیال ہے کہ ڈویژن بنچ کے ذریعے لیا گیا نظریہ غیر ضروری نہیں کہا جا سکتا۔یہ جواب دہندگان کا معاملہ ہے کہ وصیت گم ہو گئی تھی۔ نتیجتاً،ثانوی ثبوت پیش کرنے کی اجازت دی گئی اور اس کی بنیاد پر فریقین نے ثانوی ثبوت پیش کیے اور گواہوں سے وصیت کے ثبوت اور اس کی تردید میں جانچ پڑتال کی گئی۔ٹرائل کورٹ اور اپیلٹ کورٹ نے تمام حقائق اور حالات پر غور کیا ہے اور یہ نتیجہ ریکارڈ کیا ہے کہ وصیت بھگوان نے آتمارام مدعاعلیہ نمبر1کے حق میں انجام دی تھی۔

حقیقت کے نتیجے پر، اگرچہ فاضل واحد جج قانون کے سوال میں جا سکتا تھا، لیکن اس نے ایک محدود تقاضوں کے تحت دوسری اپیل میں اپنے غور وفکر کو محدود کر دیا۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ واحد جج نے اس طرح کام لیا جیسے وہ پہلی اپیلٹ عدالت ہو اور خود شواہد پر غور کیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ وصیت کی صداقت ثابت نہیں ہوئی تھی۔لہذا ڈویژن بنچ نے قانون کے تقاضوں کے اندر سوال میں صحیح طور

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.18 12:31
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پر جا کر فیصلہ دیا ہے۔ فاضل واحد جج نے ٹرائل کورٹ اور اپیلیٹ کورٹ کے ریکارڈ کردہ حقائق کے نتائج کو کالعدم قرار دے کر درست فیصلہ نہیں دیا۔ اس طرح، ہم سمجھتے ہیں کہ مداخلت کی ضمانت دینے والے قانون کا کوئی ٹھوس سوال نہیں ہے۔

اس کے مطابق اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔

**اپیل خارج کر دی گئی۔**

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.18 12:31
I attest to the accuracy and integrity of this document